بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مذہب اہلحدیث کی حقیقت

سلسلۂ اشاعت ۹۸ ماہ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

ہمارے ایک پمفلٹ بعنوان "جماعت المسلمین اور اہلحدیث میں بنیادی فرق" کے جواب میں ہفت روزہ الاعتصام میں ایڈیٹر صاحب الاعتصام کا ایک مضمون نظر سے گزرا۔ اس کا جواب لکھنے کا کوئی ارادہ تو نہیں تھا اس لئے کہ اس میں عموماً ہماری تائید ہے، لیکن غلط فہمی سے بعض اہلحدیث حضرات یہ کہہ رہے ہیں کہ جماعت المسلمین کو مسکت جواب دیا گیا ہے، لہٰذا ان حضرات کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے کچھ معروضات پیش کی جاتی ہیں۔

(نوٹ: ہم نے اپنی معروضات ایڈیٹر صاحب الاعتصام کو بغرض اشاعت بھیجی تھیں انہوں نے اسے الاعتصام میں شائع کرنے سے انکار کر دیا مجبوراً ہم اپنے جواب کو ضروری ترمیم اور اختصار کے ساتھ اس پمفلٹ میں شائع کر رہے ہیں، قارئین اس جواب کو پڑھتے وقت محولہ بالا الاعتصام سامنے رکھیں)۔

(۱) جناب ایڈیٹر صاحب الاعتصام تحریر فرماتے ہیں "ابتدائی ساتھیوں میں سے بیشتر علیحدہ ہو چکے ہیں۔" (الاعتصام مورخہ ۷، ار رمضان ۱۴۰۰ھ صفحہ ۵)

جواب:۔ (الف) ابتدائی ساتھیوں میں سے صرف تین ساتھی علیحدہ ہوئے تھے جن کے عقائد یہ تھے:۔

۱۔ درس قرآن مجید گناہ ہے۔ تیرہ سو سال سے یہ گناہ ہو رہا ہے۔

۲۔ نبی کسی خاص شعبے میں نااہل ہو سکتا ہے۔

۳۔ نبی کی اطاعت اس وقت تک فرض نہیں جب تک وہ حکمراں نہ ہو۔

مزید برآں وہ امام ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کو THE THREE DEVILS کہتے تھے۔

کیا کوئی صاحب ایسے ساتھیوں کو اپنی جماعت میں برداشت کر سکتے ہیں۔۔ ہمارے نزدیک تو تین نہیں ایسے تین کروڑ ساتھی بھی ساتھ چھوڑ جائیں تو ہمیں کوئی افسوس نہیں ہوگا بلکہ مسرت ہوگی۔

(ب) بعد کے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی جماعت کے سخت شرائط کی وجہ سے عملاً جماعت کا ساتھ نہ دے سکے لیکن ہماری جماعت کے حق میں وہ اب بھی مخلص اور خیر خواہ ہیں۔

(۲) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں "ایک مفہوم کو ادا کرنے کے لئے ہر زبان کا ایک خاص اسلوب ہے..... کسی زبان کی اصطلاحات بھی مفہوم کی ادائیگی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں" (حوالہ مذکور ص۶)۔

جواب: اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے دینی اصطلاح "دین اسلام" کی جگہ لسانی اصطلاح "مسلک اہلحدیث" کو اختیار کیا! بہت خوب!

اہلحدیث کیونکہ امتیازی فرقہ وارانہ نام ہے لہذا "مسلک اہلحدیث" سے فرقہ واریت عیاں ہے۔ برخلاف اس کے "دین اسلام" کے الفاظ میں فرقہ واریت کا نام و نشان نہیں۔ اس فرق کو انصاف کے ساتھ سمجھنے کی کوشش فرمائیں۔

(۳) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں "ان ہی اہل تقلید سے اپنے کو ممیز

کرنے کے لئے اہلحدیث کا وہ لقب اختیار کرنا پڑا جو اہلِ اسلام کے لئے بعض صحابہ کرام نے بھی استعمال کیا ہے۔" (الاعتصام مورخہ ۱۸ رمضان ۱۴۰۷ھ صـ۶)

جواب:- یہ ہماری تائید ہے، ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ "اہلحدیث نام بعد میں اختیار کیا گیا، یہ اللہ تعالےٰ کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا نام نہیں ہے۔

"اہلحدیث" نام کے سلسلے میں تین سوال کئے جاسکتے ہیں۔

(۱) اہلحدیث نام کس نے رکھا؟

(۲) کب رکھا؟ اور

(۳) کیوں رکھا؟

ہم ہمیشہ پہلے دو سوال کرتے ہیں لیکن ہمارے سوالات کو بدل کر ہمیں اپنی طرف سے وضع کردہ تیسرے سوال کا جواب دیا جاتا ہے گویا پہلے دو سوالوں کا اہلحدیث کے پاس کوئی جواب نہیں۔

رہا ایڈیٹر صاحب کا یہ تحریر فرمانا کہ بعض صحابہ کرام نے بھی اہلحدیث کا لقب استعمال کیا ہے تو ایڈیٹر صاحب سے جواباً گذارش ہے کہ براہِ کرم یہ چیز صحیح سند سے ثابت کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ جو دو ایک حدیثیں پیش کی جاتی ہیں وہ جعلی و بناوٹی ہیں، مزید برآں ان میں اہلحدیث کو محدِّث کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ کیا ہر اہلحدیث محدّث ہوتا ہے؟

(۲) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں" باطل فرقوں سے امتیاز کے لئے صحیح العقیدہ مسلمانوں کے لئے اہلِ سنت والجماعت کی اصطلاح استعمال ہونی شروع ہوئی۔" (حوالہ مذکور صـ۶)

ایڈیٹر صاحب مزید تحریر فرماتے ہیں " پھر جب آگے چل کر " اہل سنت " کہلانے والوں میں تقلیدی سلسلے قائم ہوئے ..... تو ..... اہلحدیث میدان میں آئے "۔ (حوالہ مذکور صلا)

جواب :۔ اگر یہ سلسلہ اسی طرح آگے بڑھتا رہا تو کہاں جا کر رکے گا؟ کہاں تک امتیازی نام رکھے جائیں گے؟ بتلائیے اگر اہل حدیث کا اسلام جو بقول ایڈیٹر صاحب ابھی تک خالص ہے آئندہ کسی زمانہ میں ملاوٹی ہو گیا تو سچے اہلحدیث اس وقت کیا کرینگے؟ بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ اہل حدیث کا اسلام ملاوٹی ہو چکا ہے! اس میں تصوف و پیری مریدی آ چکی ہے، علماء کی تقلید آ چکی ہے، بدعات آ چکی ہیں، بدعتیوں میں شادی بیاہ جاری ہے، بدعتیوں کے پیچھے نمازیں پڑھی جاتی ہیں تو اب بتائیے کوئی اور امتیازی نام رکھ لیا جائے یا نہیں؟ ہماری دعوت یہ ہے کہ اب آپ امتیازی نام "مسلم" رکھ لیجئے اور پھر اسے قیامت تک نہ بدلیئے، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام ہے۔

(۵) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں " یہ مسلک کا لفظ اچھا نہیں لگتا تو اسے منہاج کہہ لیں "۔ (حوالہ مذکور صلا)

جواب :۔ کتنی بے بسی کا عالم ہے، خود ساختہ چیزوں کا یہی حشر ہوتا ہے۔ ایڈیٹر صاحب ہمیں مشورہ دیتے ہیں کہ " منہاج " کہہ لیں، جواباً عرض ہے کہ ہمیں کیا ضرورت اور ہمیں کیا احتیاج ہے کہ " دین اسلام " کی جگہ " مسلک اہلحدیث " یا " منہاج اہلحدیث " کی اصطلاحیں اختیار کریں اور جب کوئی اعتراض کرے تو کہدیں " اچھا نہیں تو یہ نام رکھ لیجئے "۔

(۶) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں "۔ موصوف نے جماعت المسلمین کا جو اصول سطور بالا میں بیان فرمایا ہے یہی اصول اہلحدیث کا ہے "۔ (حوالہ مذکور صٓ)

جواب :- ایڈیٹر صاحب کی اس تحریر سے ثابت ہوا کہ لکھوی صاحب کا قول صحیح نہیں اور یہ ہماری تائید ہے۔

(۷) ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں "لکھوی صاحب ایک تنظیم کے سربراہ ہیں، پوری جماعت اہلحدیث کے غیر مشروط امیر و مطاع نہیں، اولاً ایک تنظیم کے سربراہ کے بیان کو پوری جماعت کے مسلک کی نمائندگی قرار دینا صحیح نہیں"۔ (حوالہ مذکور ص)

جواب :- یہ ہماری تائید ہے، ایڈیٹر صاحب نے تسلیم کر لیا کہ لکھوی صاحب کا بیان صحیح نہیں۔ اچھا یہ بتلائیے کہ جب امیر، جماعت کی نمائندگی نہیں کرسکتا تو وہ کون شخص ہے جو جماعت اہلحدیث کی ترجمانی کا اہل ہے، اس کا نام ہمیں معلوم ہونا چاہیئے تاکہ ہم آئندہ اس سے رجوع کریں۔

اس کے بعد ایڈیٹر صاحب نے لکھوی صاحب کی صفائی میں ایک طویل عبارت تحریر فرمائی ہے۔

ایڈیٹر صاحب ہمیں اس صفائی کی ضرورت نہیں۔ آپ تو لکھوی صاحب کے بجائے بس جماعت اہلحدیث کی وکالت کیجیئے اور اس کے لئے آپ کی مندرجہ بالا عبارت ہی کافی ہے۔

(۸) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں "خالص اور بے آمیز اسلام کی نشاندہی کرنے کے لئے اگر مسلک اہلحدیث کی اصطلاح استعمال کر لی جائے جو ٹھیٹھ اسلام کے ہم معنی ہے تو اس میں حرج کی کیا بات ہے؟" (حوالہ مذکور ص۱)

جواب :- حرج یہی ہے کہ اس اصطلاح کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو دین کا نام اسلام رکھا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام کو بدل کر خود ساختہ نام رکھ لیا، مزید برآں بقول آپ کے کسی زمانہ میں مسلک اہل سنت

بھی تو ٹھیٹھ اسلام کے مترادف سمجھا جاتا تھا تو کیا جو حشر اس کا ہوا اس اصطلاح کا نہیں ہو سکتا۔ ہر فرقہ اپنے مسلک کو ٹھیٹھ اسلام کہتا ہے تو پھر مسلک اہلحدیث کی اصطلاح میں کونسی خصوصیت باقی رہی

(۹) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں "خود اللہ تعالیٰ نے اپنے فرماں بردار و اطاعت شعار بندوں کو کہیں اولیاء اللہ کہا، کہیں حزب اللہ" (حوالہ مذکور ص۱)

جواب:۔ لیکن افسوس ہے تو یہ کہ کہیں اہلحدیث نہیں کہا، مزید براں اولیاء اللہ، حزب اللہ، محسنین یا صابرین یہ سب مسلمین کے صفاتی القاب ہیں، کسی فرقہ کے فرقہ وارانہ امتیازی نام نہیں ہیں۔ ایڈیٹر صاحب نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔

ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں "یہ سب وہ امتیازی نام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے انکے اوصاف خصوصی کی بناء پر قرآن میں ذکر کئے ہیں" (حوالہ مذکور ص۱۳)

ایڈیٹر صاحب کی یہ عبارت ہماری تائید میں ہے یعنی یہ مسلمین کے اوصاف ہیں نہ کہ فرقہ وارانہ نام۔

(۱۰) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں "جب نظریات میں بعد المشرقین ہو تو ظاہر ہے کہ وہاں اتحاد و اشتراکِ عمل ممکن ہی کیونکر ہے؟" (حوالہ مذکور ص۱۳)

جواب:۔ ایڈیٹر صاحب کی یہ عبارت بھی ہماری تائید میں ہے؟ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا عمل بھی اسی کے موافق ہے؟ کیا دیوبندیوں اور بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان میں شادی بیاہ کرنا اس کی تائید کرتا ہے؟

(۱۱) لکھوی صاحب نے لکھا تھا " ہمارے نزدیک تمام ائمہ حدیث اور فقہاء قابل احترام ہیں" اس قول پر ہم نے تنقید کی تو ایڈیٹر صاحب نے جواباً لکھا کہ "..... لکھوی اور .... مسعود صاحب دونوں اپنی اپنی جگہ درست ہیں اور دونوں ہی باتیں صحیح ہیں۔" (الاعتصام شمارہ عید الفطر، مورخہ ۲ شوال ۱۴۰۰ھ ص۱۱)

جواب:۔ یہ بھی ہماری تائید ہے اگرچہ ایڈیٹر صاحب نے بلاوجہ لکھوی صاحب کی صفائی کی ہے۔

(۱۲) اہلحدیث نام کی وکالت کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں: "یہ ایک امتیازی اور وصفی نام ہے جس کی گنجائش قرآن و حدیث ہی سے نکلتی ہے۔" (حوالہ مذکور ص۱۲)

جواب:۔ یہ بھی ہماری تائید ہے یعنی اہلحدیث نام قرآن و حدیث میں نہیں ہے، صرف گنجائش نکلتی ہے۔

مزید براں یہ گنجائش بھی ایڈیٹر صاحب کے نزدیک نکلتی ہے، ہمارے نزدیک تو گنجائش بھی نہیں نکلتی، البتہ قرآن و حدیث کی رُو سے یہ نام مزید تفریق و فرقہ بندی کا ذمہ دار ہے۔

(۱۳) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں: "مسعود صاحب نے قیاس و رائے کے مقابلے میں قرآن و حدیث کے ماہرین و عاملین کو "ائمہ حدیث" کے لقب سے کیوں یاد کیا؟ انہیں ائمہ مسلمین کیوں نہیں کہا؟ ماھو جوابکم فھو جوابنا۔" (الاعتصام ۲۴ رمضان، عید الفطر سنہ ۱۴۰۱ھ ص۱۲)

جواب:۔ پورے مضمون میں ایڈیٹر صاحب نے صرف یہی ایک دلیل دی ہے لیکن یہ دلیل بھی حقیقی نہیں الزامی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے "ائمہ حدیث" کو فرقہ وارانہ نام کی حیثیت سے استعمال نہیں کیا، ہمارے نزدیک پوری امت مسلمہ کا نام ائمہ حدیث نہیں ہے، یہ صرف علماء کا لقب ہے، برخلاف اس کے اہلحدیث حضرات اہلحدیث نام کو فرقہ وارانہ نام کی حیثیت سے استعمال کرتے ہیں ان کے نزدیک "اہلحدیث" صرف علماء کے لئے مخصوص نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا نام ہے۔ ایڈیٹر صاحب بتائیں کیا یہی جواب ان کا بھی ہے جو ہم نے دیا ہے، اگر نہیں تو ان کا یہ جملہ

" ماھو جوابکم لھو جواب لنا" کس حد تک صحیح ہے ؟

(۱۴) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں "الحمد للہ اہلحدیث کا دامن تقلید سے بالکل پاک ہے، وہ کسی عالم کی تقلید نہیں کرتے، اگر ان کے ہاں تقلید ہوتی تو اہل حدیثوں میں کئی گروہ ہوتے۔ تنظیمی حیثیت سے مختلف طریق کار اختیار کرنا بالکل ہی دوسری چیز ہے)۔" (الاعتصام شمارہ عید الفطر ۱۴۰۱ھ ص۱۲)

جواب :- ایڈیٹر صاحب کا تقلید سے انکار کرنا غالباً لاعلمی پر مبنی ہے، ہم اپنے علم اور تجربہ کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ اہلحدیث میں تقلید موجود ہے۔ کئی گروہ بھی اہلحدیثوں میں موجود ہیں جن کے مابین عقائد میں بھی اختلاف ہے، کوئی تعویذ گنڈے کو جائز ہی نہیں بلکہ اس کا کاروبار کرتا ہے اور کوئی اسے شرک کہتا ہے، کوئی پیری مریدی کرتا ہے اور کوئی اسے بدعت کہتا ہے، کوئی تصوف کے ساتھ مسنون کا لفظ لگا کر تصوف کو مسنون قرار دیتا ہے اور کوئی اسے خلاف شرع سمجھتا ہے، کوئی امامت کا داعی اور کوئی امامت کا منکر، کسی کے ہاں ذکر کے حلقے اور کوئی اس کا منکر۔ غزنویہ، ثنائیہ، روپڑیہ، غرباء یہ تنظیمی نام نہیں ہیں بلکہ مکتب فکر کے خاندانی نام ہیں۔ جیسے قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، مجددیہ یا حنفیہ، شافعیہ وغیرہ۔

(۱۵) ہم نے لکھا تھا کہ اہلحدیث "ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَہُمْ" کے جواب میں "اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا" پڑھتے ہیں اور دلیل کے طور پر یہ کہتے ہیں کہ "بڑے بڑے علماء پڑھتے آتے ہیں"۔ اس کے جواب میں ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں "لیکن ہمارے خیال میں یہ جواب کوئی اہلحدیث نہیں دیتا، بلکہ اہلحدیث تسلیم کرتے ہیں کہ اس جواب کی صراحت حدیث میں نہیں ہے۔" (حوالہ مذکور ص۱۲)

جواب :- ایڈیٹر صاحب کا خیال ہے اور ہمارا علم اور مشاہدہ ہے۔ "اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا۔"

(۱۶) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں: "یہ دعائیہ کلمات بطورِ خاص اس آیت پر پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔"

جواب :- یہ ہماری تائید ہے۔

(۱۷) ہم نے لکھا تھا کہ "علمائے اہلحدیث بعض مواقع پر بالکل بے بنیاد فتوے دیتے ہیں۔" اس کا جواب دیتے ہوئے ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں: "بالکل بے بنیاد فتویٰ دینے کا الزام بالکل غلط ہے۔" (حوالہ مذکور ص۱۳)

جواب :- وقت میں گنجائش نہیں ورنہ ہم اس کی مثالیں دیتے۔

(۱۸) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں: "جب کسی مسئلے میں کوئی صحیح حدیث نہ ہو، البتہ ضعیف حدیث موجود ہو تو ایسے موقع پر ضعیف حدیث پر عمل کرنا اور اس کے مطابق فتویٰ دینا کوئی جرم نہیں ہے یہ اصول محدثین میں مسلّم چلا آرہا ہے۔" (حوالہ مذکور ص۱۳)

جواب :- ضعیف حدیث مشکوک ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا دین مشکوک نہیں، محفوظ ہے، لہٰذا ضعیف حدیث اللہ تعالیٰ کے دین کا جزء نہیں بن سکتی۔ محدثین کی طرف اس اصول کو منسوب کرنے کے خلاف خود الاعتصام میں ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔

(۱۹) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں: "یہی خصوصیات اہلحدیث کی بھی ہیں وہ بھی ان باتوں کے قائل ہیں۔ وہ بھی ترکِ سنت کو گناہ سمجھتے ہیں اور قول و فعلِ رسول میں تضاد کے قائل نہیں۔" (شمارہ عید الفطر ۱۴۰۰ھ ص۱۳)

جواب :- اگر واقعی ایڈیٹر صاحب کے یہ عقائد ہیں تو ایڈیٹر صاحب جماعت المسلمین کے بہت قریب آگئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ایڈیٹر صاحب کے ذاتی عقائد ہیں، جماعت اہلحدیث کے عقائد نہیں۔ اگر ایڈیٹر صاحب کا بیان صحیح ہے تو براہ کرم اہلِ حدیث کے تمام فرقے غزنویہ، ثنائیہ، روپڑیہ اور صدریہ (غرباء) کے بڑے بڑے علماء اور مشائخ سے اس پر دستخط کرا دیں ورنہ اگر ہمیں وقت ملا تو ان شاء اللہ علمائے

اہلحدیث کے تحریری بیانات سے ثابت کریں گے کہ اہلحدیث کے نزدیک ترکِ سنت گناہ نہیں اور یہ کہ اہل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل میں تضاد تسلیم کرتے ہیں۔

(۲۰) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں: "ان کے نزدیک بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم واجب التعمیل ہے۔ اِلّا یہ کہ آپؐ کے کسی حکم کو وجوب پر محمول کرنا متعذر ہو..... غالباً..... مسعود صاحب کے ذہن میں کوئی صورت ایسی نہیں بنتی جہاں وجوب متعذر ہو۔" (الاعتصام شمارہ عید الفطر ۱۴۰۲ھ ص۱۳ و ص۱۴)

جواب:۔ یہ ہماری تائید ہے تاہم ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ ایڈیٹر صاحب کا ذاتی عقیدہ ہے، اگر وقت ملا تو انشاء اللہ پھر کبھی ہم ایسی مثالیں پیش کریں گے جن میں قرائن صارفہ کی عدم موجودگی اور قرائن موجبہ کے پائے جانے کے باوجود اہلحدیث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نفل مانا ہے۔ قرینۂ صارفہ کی عدم موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو فرض نہ ماننا بے دینی ہے۔ اسے علمی اختلاف کہہ کر ٹالنا قطعاً صحیح نہیں۔ ترکِ سنّت کو جائز سمجھنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل میں تضاد تسلیم کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو بغیر کسی قرینۂ صارفہ کے استحباب پر محمول کرنا (اگرچہ ذاتی طور پر ایڈیٹر صاحب اس کے قائل نہ ہوں) اور فرقہ وارانہ نام رکھنا یہ ایسی چیزیں ہیں کہ ہم اہلحدیث سے علیحدہ ہونے پر مجبور ہیں۔

(۲۱) اس سلسلے میں ہم ایڈیٹر صاحب کو ماہنامہ محدث کے دو اقتباسات کی طرف توجہ دلاتے ہیں:۔

جناب عزیز زبیدی صاحب لکھتے ہیں: "یہ تلمیحی نام ایسی شے نہیں ہے کہ اس سے کوئی بدکے لیکن اس کے باوجود اگر کوئی فرقہ اپنے اپنے فرقہ کی شخصی نسبتوں سے

دستبرداری کے لئے ہم سے اس جائز نسبت کے ایثار کا مطالبہ کرتا ہے تو ہم اسے بھی خوش آمدید کہیں گے۔" (ماہنامہ محدث لاہور بابت ماہ جمادی اول والآخرۃ سنہ ۱۴۰۰ھ صفحہ ۲۳۶)

جناب عزیز زبیدی صاحب اسی ماہنامہ میں اسی صفحہ پر ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔

"گو اہلحدیث کوئی شخصی نسبت نہیں ہے۔ جیساکہ دوسرے فرقوں کی بات ہے تاہم اگر اس نسبت کی قربانی دے کر دوسری فرقہ وارانہ نسبتوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے تو ذاتی طور پر مجھے اہلحدیث کہلانے پر اصرار نہیں ہے۔"

اہلحدیث حضرات! کیا یہی ہے اہلحدیث نام کی قدر و قیمت؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ "مسلم" نام کی بھی یہی قدر و قیمت ہے؟ کیا "مسلم" نام کو بھی اتفاق و اتحاد کی بھینٹ چڑھایا جا سکتا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر مسلم اور اہلحدیث کا فرق ظاہر ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب الاعتصام کے ذاتی عقائد کی بنیاد پر ہم میں اور ان میں بہت کم فاصلہ رہ گیا ہے۔ کاش وہ اہلحدیث نام کی قربانی دے کر جماعت المسلمین میں شامل ہو جائیں۔

(۲۲) ہم اہلحدیث کو فرقہ سمجھتے ہیں، مولوی عزیز زبیدی صاحب بھی ہماری تائید کرتے ہیں۔ زبیدی صاحب فرماتے ہیں۔

"جیساکہ اب موجودہ جماعت اہلحدیث کا حال ہے کہ اب وہ تحریک کے بجائے ایک فرقہ بن کر رہ گئی ہے۔" (ماہنامہ محدث بابت ماہ جمادی الاولیٰ و الآخرۃ سنہ ۱۴۰۰ھ صفحہ ۲۲۶)

زبیدی صاحب کی مذکورہ بالا تائید کی روشنی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم "فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا (صحیح بخاری و صحیح

مسلم) کی تعمیل میں ہم فرقۂ اہلِ حدیث سے علیحدہ ہونا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب الاعتصام آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو فرض سمجھتے ہیں، لہٰذا اس عقیدہ کا عملی ثبوت پیش کرتے ہوئے آپ بھی فرقۂ اہلحدیث سے علیحدہ ہو جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ کی تعمیل میں جماعت المسلمین میں شامل ہو جائیں، گھبرائیں نہیں، اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھیں، اللہ تعالےٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

چلتے چلتے ہم ایڈیٹر صاحب اور قارئین کرام کی توجہ مندرجہ ذیل اقتباس کی طرف بھی مبذول کراتے ہیں۔ مولوی ابو الاشبال شاغف صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔

"یہ نام منجانب اللہ ہمیں دربارِ رسالت سے ملا ہے، صحابہ رضؓ و تابعین رحؒ اور تبع تابعین رحؒ سب اہلِ حدیث کہتے کہلاتے تھے"

(الاعتصام مورخہ ۵ محرم ۱۴۰۱ھ صفحہ ۱)

جواب :۔ سنتے اور پڑھتے آئے ہیں کہ پہلے زمانہ میں بعض دشمنانِ اسلام نے حدیثیں گھڑیں، لیکن ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں کہ اس زمانہ میں بھی حدیثیں گھڑی جا رہی ہیں۔ کیا ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ الاعتصام وہ حدیث پیش فرمائیں گے جسمیں دربارِ رسالت سے اس نام کا ثبوت ملتا ہے یا صحابہ کرام رضؓ سے۔

آگے چل کر شاغف صاحب لکھتے ہیں :

"جب تقلیدی نسبتوں نے زور پکڑا تو اس سے امتیاز کرنے

کے لئے جماعت اہلحدیث نے اپنا وہ نام جو بذریعہ وحی خفی ملا تھا مشہور کیا۔" (الاعتصام مورخہ ۵ محرم ۱۳۸۱ھ صفحہ۱)

کیا شاغف صاحب یا ایڈیٹر الاعتصام جناب صلاح الدین صاحب جنہوں نے بڑی ذمہ داری کے ساتھ یہ مضمون شائع کیا ہے اس وحی خفی کا حوالہ دیں گے۔ کیا اب بھی یہ کہنا غلط ہے کہ اہلحدیث علماء بھی دوسرے فرقوں کے علماء سے پیچھے نہیں۔

(۲۴) ہم کہتے ہیں اہلحدیث مقلد ہیں، ایڈیٹر صاحب اس کا انکار کرتے ہیں اور عام اہلحدیث بھی بگڑ جاتے ہیں، لہذا ہم انہی کے ایک محقق عالم کا قول پیش کرتے ہیں، سنیئے۔ مولوی ابوعمر عبدالعزیز صاحب نورستانی مدرس الجامعۃ الاثریہ پشاور تحریر فرماتے ہیں۔

"جب کسی فعل کا ثبوت نماز کے اندر ثابت نہیں ہے اس کو نہیں کرنا چاہیئے لیکن ہمارے اہلحدیث بعض وقت ایسی اندھی تقلید کرتے ہیں کہ مقلدین سے بھی ان کی تقلید بدتر ہوتی ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ (کتاب الوتر ص۱۱۵)

(۲۵) جب ہم اہلحدیث کی کسی بدعت وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں تو بعض حضرات اور خود ایڈیٹر صاحب الاعتصام یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ انفرادی غلطیاں ہیں۔ اس کو پوری جماعت کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں، ہم کہتے ہیں کہ جب اہلحدیث عوام کی اکثریت بلکہ علماء بھی اس بدعت میں مبتلا ہوں تو ہم کیوں نہ اس کو پوری جماعت کی طرف منسوب کریں۔ ہمیں تو تعجب ہے کہ بعض اہلحدیث حضرات جو بدعت کو بدعت تسلیم کرتے ہیں پھر کیسے وہ ان بدعتیوں کو اہلحدیث بھی سمجھتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز بھی پڑھتے رہتے ہیں اور ان کے خلاف کوئی آواز بھی نہیں اٹھاتے۔